کلام حضرت بُلھے شاہؒ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلام حضرت بُلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
شوروم ۱- گنج بخش روڈ، لاہور ۲
شوروم ۲- ۹ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

کلام حضرت بُلّھے شاہؒ

صفحات ——— ۱۱۲

قیمت ——— -/۲۷ روپے

مطبع ——— ایم ایس پرنٹرز
داتا دربار روڈ۔ لاہور

ناشر ——— ضیاالقرآن پبلیکیشنز۔ لاہو



بُلھا حکم حضوروں آیا

نیکی بدی، سچ جھوٹ اور ظالم مظلوم کا سلسلہ ابتدائے آفرینش سے ہی شروع ہو گیا
تھا۔ ہابیل اور قابیل کا قصہ اِس کی زندہ مثال ہے۔ خداوند کریم جلّ شانہٗ نے اس فانی دنیا
کے لوگوں کو راہِ راست پر لانے اور سچ جھوٹ کی تمیز کے لیے دنیا پر بے شمار پیغمبر بھیجے! اور
یہ سلسلہ نبی آخر الزمان حضرت محمدؐ رسول صلے اللہ علیہ وسلم تک جاری رہا۔ آقا رنامدار
سرورِ کون و مکان حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیغمبروں اور نبیوں کا سلسلہ
خداوند کریم جل شانہٗ نے ختم کر دیا۔ البتہ اولیاء اللہ، صوفیاء کرام اور خدا کے دیگر نیک بندوں
نے رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان بزرگانِ دین کی لسٹ بہت لمبی ہے جنھوں نے
بغیر کسی لالچ کے یہ سلسلہ جاری رکھا۔ جو خداوند کریم جل شانہٗ کے فضل و کرم سے آج بھی
جاری و ساری ہے۔

ان بزرگانِ دین میں سے ایک نام خاصا جانا پہچانا ہے۔ اور وہ نام ہے حضرت
بلھے شاہؒ کا۔ ان کا سلسلہ طریقت یوں ہے:

حضرت بلھے شاہ قادریؒ، حضرت شاہ عنایت قادریؒ، شاہ محمدؐ رضا قادریؒ،
شیخ محمدؐ فاضل لاہوری، شیخ اللہ دتہ قادریؒ اکبر آبادی، شیخ محمدؐ جلالؒ، سید نور
زین العابدین چشتیؒ، شیخ عبدالغفورؒ، شیخ وحید الدین گجراتیؒ، حضرت شاہ محمد غوث

گو لیاری۔ علاوہ ازیں ان کا سلسلہ نسب چودھویں پشت میں جا کر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے جا ملتا ہے۔

بلھے شاہؒ کا نام عبداللہ شاہ تھا، لیکن آپ بلّھے شاہؒ کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کے والد بزرگوار حضرت سخی محمد درویش علاقہ بہاولپور کے ایک مقام اُچ گیلانیاں کے رہنے والے تھے۔ جو بعد میں "پانڈو کے" ضلع قصور میں آ کر آباد ہو گئے۔ عام تذکروں میں آپ کی جائے پیدائش اُچ گیلانیاں بتائی جاتی ہے۔ لیکن "سات ستارے" میں آپ کی جائے پیدائش پانڈو کے بتائی گئی ہے۔ حضرت بلھے شاہ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف پایا جاتا ہے منشی مولا بخش کشتہ مرحوم مصنف "پنجابی شاعری دا تذکرہ" اور قریشی عبدالغفور مصنفہ "پنجابی ادب دی کہانی" آپ کی تاریخ پیدائش سنہ ۱۱۰۳ ہجری لکھتے ہیں۔ جب کہ بعض تذکروں میں آپ کی تاریخ پیدائش سنہ ۱۱۴۸ ہجری لکھی ہے۔

فیروز پور روڈ جب قصبہ کاہنہ سے چند کوس آگے جاتی ہے تو دائیں ہاتھ کو ایک چھوٹی سڑک رائے ونڈ کی طرف جاتی ہے۔ اس چھوٹی پر پانڈو کے گاؤں آباد ہے۔ حضرت بلّھے شاہؒ کے والد بزرگوار حضرت سخی محمد درویش اُچ گیلانیاں سے آ کر اس گاؤں میں آباد ہوئے تھے۔ وہ دور عجیب وغریب دور تھا۔ کئی قسم کی پریشانیوں کے باعث سخی محمّد درویش کو اپنا اصل مقام چھوڑنا پڑا۔ جناب سخی محمّد درویشؒ نے گاؤں میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جب کہ حضرت بلّھے شاہ گاؤں والوں کے مویشی چرایا کرتے تھے۔

ایک روایت کے مطابق ایک روز حضرت بلّھے شاہ گائے اور بھینسوں کو باہر لے کر گئے۔ مویشی کھلے میدان میں اِدھر اُدھر پھرنے لگے جب کہ حضرت بلّھے شاہؒ ایک درخت کے نیچے آرام کرنے لگے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ آپ جلد ہی نیند کی آغوش میں چلے گئے۔ اتنے میں تمام مویشی ایک زمیندار جیون خان کے کھیت

میں چلے گئے۔ اور کھیت کو اجاڑنے لگے۔ اس دوران جیون خان وہاں آگیا اس نے دیکھا کہ اس کا کھیت جانوروں نے تباہ و برباد کر دیا ہے وہ غصے کے عالم میں حضرت بلھے شاہ کی طرف بڑھا جو درخت کے نیچے سو رہے تھے۔ لیکن جب وہ ان کے قریب پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ بلھے شاہ سوئے ہوئے ہیں اور ایک سیاہ سانپ پھن لہرائے ان پر سایہ کئے ہوئے ہے۔ اس نے آکر یہ واقعہ حضرت سخی محمد درویش کو بتایا اور یہ بھی کہا کہ آپ کے بیٹے کی لاپرواہی کی وجہ سے میرا کھیت اجڑ گیا ہے۔ حضرت سخی محمد درویش چند لوگوں کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے تو لوگوں کی قدموں کی چاپ سے سانپ دوڑ گیا۔ بلھے شاہ کو اٹھایا گیا ان کے والد نے بیٹے کو مخاطب ہو کر کہا کہ بیٹا یہ بات ٹھیک نہیں، جیون خان گلہ کرتا ہے کہ آپ کی لاپرواہی کی وجہ سے اس کا سارا کھیت جانوروں نے برباد کر دیا ہے۔ حضرت بلھے شاہ نے فرمایا؛ یہ نہیں ہو سکتا۔ تمام لوگ کھیت دیکھنے گئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کھیت پہلے سے بھی زیادہ سرسبز و شاداب ہے، یہ دیکھ کر جیون خان حضرت بلھے شاہ کی شخصیت سے بہت متاثر ہوا اور اس نے مذکورہ کھیت بلھے شاہ کی نذر کر دیا۔

حضرت بلھے شاہ نے جب ہوش سنبھالا تو آپ کو علم حاصل کرنے کے لیے قصور بھیجا گیا۔ قصور ان دنوں علم و ادب کا گہوارہ تھا۔ قصور میں آپ نے اس وقت کے معروف عالم فاضل مولوی غلام مرتضیٰ قصوری سے ظاہری علم حاصل کیا اور باطنی علم کی تلاش میں لاہور تشریف لے آئے۔

لاہور میں ان کی ملاقات حضرت شاہ عنایت قادریؒ سے ہوئی اور ان سے باطنی علم حاصل کیا۔ حضرت شاہ عنایت قادریؒ باغبانپورہ لاہور کی آرائیں برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ ان دنوں ان کا شمار عالم فاضل لوگوں میں ہوتا تھا۔ شاہ عنایت قادریؒ نے لاہور ہی میں وفات پائی ان کا مزار لارنس روڈ اور کوئین روڈ کے سنگم میں واقع ہے۔

یہاں ہر سال لوگ ہزاروں کی تعداد میں حاضری دیتے ہیں۔ شاہ عنایت قادریؒ اپنے وقت کے بید عالم تھے قرآن و حدیث پران کو عبور حاصل تھا۔ چنانچہ حضرت بلّھے شاہؒ نے ان کی صحبت میں تصوف کی تمام منزلیں طے کیں۔ بلّھے شاہؒ کو اپنے استاد و مرشد سے والہانہ محبت تھی وہ فرماتے ہیں ؎

بُلّھے شاہ دی سنو حکایت
ہادی پکڑیا ہوئی ہدایت
میرا مرشد شاہ عنایت
اوہو لنگھاوے پار

ایک دوسری جگہ پر فرماتے ہیں ؎

بلّھا شوہ میرے گھر اوسی
میری بلدی بھاہ بُجھاوسی
عنایت دم دم نال چتاریا
سانوں آمل یار پیاریا

سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ مرشد کی بات یوں کرتے ہیں ؎

ایہہ تن میرا چشماں ہووے مَیں مرشد ویکھ نہ رجّاں ہُو
لوں لوں دے وِچ لکھ لکھ چشماں اک کھولاں اک کجّاں ہُو
اتنیاں ویکھیاں رج نہ آوے میں ہور کتے ول بھجّاں ہُو
مرشد دا دیدار ہے باہُوؒ سانوں لکھ کروڑاں حجاں ہُو

حضرت بلّھے شاہؒ مرشد کے حضور یوں حاضری دیتے ہیں ؎

پیر پیراں بغداد اساڈا مرشد تخت لہور
عرش منور بانگاں ملیاں سُنیاں تخت لہور
شاہ عنایت کنڈیاں پایاں لک چھپ کھچدا اے ڈور

حضرت بلھے شاہ کی شاعری کے متعلق "صوفیائے پنجاب" کے مصنف جناب اعجاز الحق قدوسی صاحب لکھتے ہیں : بلھے شاہؒ پنجابی زبان کے عظیم المرتبت شاعر تھے ایک طرف آپکی ذات فیض و برکات کا منبع تھی اور دوسری طرف ان کی شاعری اثر، تاثیر اور سوز و گداز کا ایک بہت بڑا خزانہ تھی۔ انھوں نے جو کچھ کہا اس میں اپنا دل رکھ دیا ان کا ہر شعر روح کی گہرائیوں سے نکلتا ہے اور دل کی گہرائیوں میں جا داخل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کے پاکیزہ نغموں سے گاؤں قصبے اور شہر گونج اٹھتے ہیں۔ ان کی شاعری کی شہرت اپنے پاک وطن سے نکل کر دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئی ہے۔ آپ کا کلام پنجابی زبان و ادب کا ایک بہت سرمایہ ہے۔

آخر یہ عظیم صوفی شاعر ۱۱۷۱ھ ہجری میں خالق حقیقی سے جا ملے۔ خزینۃ الاصفیا میں آپ کی تاریخ وفات یوں درج ہے ؎

چوں بُلھے شاہ شیخ ہر دو عالم
مقامِ خویش اندر خُلد در زیر
رقم کن شیخ اکرام ارتحالش
دیگر ہادی اکبر مست توحید

۱۱۷۱

شیش محل پارک لاہور

راجا رسالو

ا۔ اللہ دِل رتّا میرا

ا۔ اللہ دل رتّا میرا
مَینُوں ب دی خبر نہ کائی
ب پڑھیاں کُجھ سمجھ نہ آوے
ا دی لذّت آئی
ع تے غ دا فرق نہ جاناں
ایہ گل ا سُجھائی
بُلّھیا! قَول ا دے پورے
جیہڑے دِل دی کرن صفائی



دوہڑہ جَیسی صُورت ع دی، ویسی صورت غ
اِک نُقطے دا فرِق ہے: بُھلّی پِھرے کونین

اب تو جاگ!

اب تو جاگ مُسافر پیارے
رین گئی، لٹکے سب تارے

آواگون سرائیں ڈیرے
ساتھ تیّار مُسافِر تیرے
اجے نہ سُنیوں کُوچ نقارے

اب تو جاگ مسافر پیارے

کر لے اج کرنی دا وِیرا
مُڑ نہ ہوسی آوَن تیرا
ساتھی چلّو چلّ پُکارے

اب تو جاگ مسافر پیارے

موتی، چُونی، پارس، پاسے
پاس سمُندر، مرو پیاسے
کھول اکھّیں، اُٹھ بوہ بیکارے

اب تو جاگ مسافر پیارے

بلّھا! شوہ دے پیریں پڑ لے
غفلت چھوڑ کجھ حیلہ کر لے
مرگ جتن بن کھیت اجاڑے
اب تو جاگ مسافر پیارے



اُٹھ جاگ!

اُٹھ جاگ گھُراڑے مار نہیں، ایہ سَون ترے درکار نہیں
کتھّے ہے سلطان سکندر؟ موت نہ چھڈے پیر پیغمبر پیغمبر
سبھّے چھڈ چھڈ گئے اڈمبر، کوئی ایتھے پائدار نہیں
جو کجھ کریں سو کجھ پاسیں، نہیں تے اوڑک پچھوں تاسیں
سُونجی کونج وانگوں کرلاسیں، کھنباں باجھ اُڈار نہیں
بُلّھا! شوہ بن کوئی ناہیں، ایتھے اوتھے دوئیں سرائیں
سنبھل سنبھل قدم ٹکائیں، پھیر آون دوجی وار نہیں
اُٹھ جاگ گھُراڑے مار نہیں، ایہ سَون ترے درکار نہیں

آپے پائیاں کُنڈِیاں

آپے پائیاں کنڈیاں تے آپے کھچنا ئیں ڈور
ساڈے ول مُکھڑا موڑ
عرش کرسی تے بانگاں ملیاں، مکے پے گیا شور
بُلھے شاہ! اساں مرنا ناہیں، مر جاوے کوئی ہور
ساڈے ول مُکھڑا موڑ



آئی رُت شگوفیاں والی، چڑیاں چُگّن آئیاں
اِکناں نُوں جُرّیاں پھڑ کھادا، اِکناں پھاہیاں لائیاں
اِکناں آس مڑن دی آہے، اِک سیخ کباب چڑھائیاں
بُلھے شاہ! کیہ وسّ اُنھاں جو مار تقدیر پھسائیاں

اپنا دسّ ٹھکانا

اپنا دسّ ٹھکانا ، کدھروں آیا ، کدھّر جانا ؟

جس ٹھانے دا مان کریں توُں
اوہنے تیرے نال نہ جانا
ظُلم کریں تے لوک ستاویں
کسب پھڑیو لُٹ کھانا
کرکے چاوُڑ چار دیہاڑے
اوڑک توُں اُٹھ جانا
شہر خموشاں دے چل وسیے
جتھّے مُلک سمانا
بھر بھر پوُر لنگھاوے، ڈاہڈا
مَلکُ الموَت مُہانا
ایہناں سبھناں تھیں ہے بُلّھا
اَوگنہار پُرانا

اپنا دسّ ٹھکانا ؛ کِدھروں آیا ، کِدّھر جانا؟

اپنے سنگ رلائیں

اپنے سنگ رلائیں پیارے! اپنے سنگ رلائیں
راہ پوّاں تے دھاڑے بیلے؛ جنگل، رکھّ بلائیں
بگھن چیتے، چت مچتے، بھجنے روکن راہیں
تیرے پار جگادھر چڑھیا، کنڈھے لکھّ بلائیں
ہول دِلے توں تھر تھر کنبدا، بیڑا پار لنگھائیں
بُلّھے شاہ نوں شوہ دا مُکھڑا گھونگٹ کھول دکھائیں

اپنے سنگ رلائیں پیارے! اپنے سنگ رلائیں



اپنے تن دی خبر نہیں، ساجن دی خبر لیاوے کون
نہ ہوں خاکی، نہ ہوں آتش، نہ پانی، نہ پوَن
بلّھیا! سائیں گھٹ گھٹ رنّویاں جیوں آٹے وِچ لُون

اُٹھ چلے گوانڈھوں یار

اُٹھ چلے گوانڈھوں یار
ربّا ہُن کیہ کریے!

اٹھ چلّے، ہن رہندے ناہیں
ہویا ساتھ تیار
ربّا ہُن کیہ کریے!

چارو طرف چلّن دے چرچے
ہر سُو پئی پُکار
ربّا ہُن کیہ کریے!

ڈھانڈ کلیجے بل بل اُٹھدی
بن دیکھے دیدار
ربّا ہُن کیہ کریے!

بُلّھا! شَوہ پیارے باجھوں
رہے اُرار نہ پار
ربّا ہُن کیہ کریے

اِک اِلف پڑھو

اِک اِلف پڑھو چھُٹکارا اے

اِک انفوں دو تِن چار ہووے
پھر لکھّ ، کروڑ ، ہزار ہووے
پھر اوتھوں باجھ شُمار ہووے
ایس الف دا نُکتہ نیارا اے

کیوں ہویائیں شکل جلاداں دی
کیوں پڑھنائیں گڈّ کِتاباں دی
سر چانائیں پنڈ عذاباں دی
اگّے پینڈا مُشکل بھارا اے

بن حافِظ حِفظ قُران کریں
پڑھ پڑھ کے صاف زُبان کریں
پر نعمت وِچ دھیان کریں
من پھردا جیوں ہلکارا اے

اِک اِلف پڑھو چھُٹکارا اے

اِک ٹُونا

اِک ٹُونا اچنبا گاواں گی
میں رُٹھّا یار مناواں گی

ایہ ٹُونا میں پڑھ پڑھ پھُوکاں
سُورج اگن جلاواں گی

اکھّیں کاجل کالے بادل
بھوّاں سے آندھی لیاواں گی

ستّ سُمندر دل دے اندر
دِل سے لہر اُٹھاواں گی

بجلی ہو کر چمک ڈراواں
بادل ہو گرجاواں گی

عِشق انگیٹھی، ہرمل تارے
چانّد سے کفن بناواں گی

لامکان کی پٹڑی اُوپر
بہ کر ناد بجاواں گی

لائے سوان میں شوہ گل اپنے
تد میں نار کہاواں گی
اِک ٹُونا اچنبا گاواں گی
مَیں رُٹّھا یار مناواں گی



امّاں بابے دی بھلیائی!

امّاں بابے دی بھلیائی، اوہ ہُن کمّ اساڈے آئی
امّاں بابا چور دُھراں دے، پُترّ دی وڈیائی
دانے اُتوں گُتّ بگُتّی، گھر گھر پئی لڑائی
اساں قضیئے تاہیں جالے جد کنک اُنھاں ٹُرکائی
کھائے خیراتے پھاٹیے جُمّا، اُلٹی دستک لائی
اماں بابے دی بھلیائی، اوہ ہُن کمّ اساڈے آئی



اِک نُقطے وِچ گل مُکدی اے

پھڑ نُقطہ ، چھوڑ حساباں نُوں
چھڈ دوزخ ، گور عذاباں نُوں
کر بنّد کُفرَ دیاں باباں نُوں
کر صاف دِلے دِیاں خواباں نُوں
گل ایسے گھر وِچ ڈُھکدی اے
اِک نقطے وِچ گل مُکدی اے

ایویں متّھا زمیں گھسائی دا
پا لمّا محراب دِکھائی دا
پڑھ کلمہ لوک ہسائی دا
دِل اندر سمجھ نہ لائی دا
کدی سچّی بات وی لُکدی اے
اِک نقطے وِچ گل مُکدی اے

اِک جنگل، بجریں جاندے نیں
اِک دانہ روز دا کھاندے نیں
بے سمجھ وُجُود تھکاندے نیں
گھر آون ہو کے ماندے نیں
چلیاں اندر جند سُکدی اے
اِک نقطے وِچ گل مُکدی اے

کئی حاجی بن بن آئے جی
گل نیلے جامے پائے جی
حج وِیچ ، ٹکے لَے کھائے جی
پر ایہ گل کیہنوں بھائے جی
کِتے سچّی گل وی رُکدی اے
اِک نقطے وِچ گل مُکدی اے



دوہڑہ

اُس کا مُکھ اِک جوت ہے، گھونگٹ ہے سنسار
گھونگٹ میں وہ چھُپ گیا، مُکھ پر آنچل ڈار

اُلٹے ہور زمانے آئے

اُلٹے ہور زمانے آئے، تاں مَیں بھیت سجن دے پائے
کاں لگڑاں نُوں مارن لگّے، چڑیاں جُرّے ڈھائے
گھوڑے چُگن اروڑیاں تے گدّوں خوید پوائے

آپنیاں وِچ اُلفت ناہیں، کیا چاچے، کیا تائے
پیُو پُتراں اتفاق نہ کائی، دِھیّاں نال نہ مائے

سچیاں نُوں پئے مِلدے دھکّے جُھوٹھے کول بہائے
اگلے ہو کنگالے بیٹھے، پچھلیاں فرش وِچھائے

بُھوریاں والے راجے کیتے، راجیاں بھیک منگائے
بُلھیا! حُکم حضوروں آیا، تِس نُوں کون ہٹائے

اُلٹے ہور زمانے آئے، تاں مَیں بھیت سجن دے پائے

آمل یارا سار ئے!

آمل یارا سار ئے، مری جان دُکھاں نے گھیری!

اندر خواب وچھوڑا ہویا، خبر نہ پیندی تیری
سُنجی، بن وِچ لُٹی سائیاں، چور شنگ نے گھیری

مُلّاں قاضی راہ بتاون، دین دھرم دے پھیرے
ایہ تاں ٹھگ نیں جگ دے جھیوُر، لاوں ہال چوفیرے

کرم شرع دے دَھرم بتاوَن، سنگل پاوَن پیری
ذات مذھب ایہ عشق نہ پُچھدا، عشق شرع دا وَیری

ندیوں پار اے مُلک سجن دا، لہر لوبھ نے گھیری
ستگوُر بیڑی پھڑی کھلوتے، تیں کیوں لائیے دیری

بُلّھے شاہ! شوہ تینوں ملسی، دِل نوں دہ دلیری
پئیتم پاس! تے ٹولنا کس نوں؟ بھلیوں شکر دوپہری

اب ہم ایسے گُم ہوئے

اب ہم ایسے گم ہُوئے پریم نگر کے شہر
اپنے آپ نُوں سودھ رہے ہاں، نہ سر ہاتھ نہ پَیر
کھوئی خودی اپنا پد چیتا، تب ہُوئی گل خیر
بُلّھا، شوہ ہے دوہی جہانیں، کوئی نہ دِسدا غیر



ایک حرف سی حرفی

ا- آندیاں توں مَیں صدقڑے ہاں، جویں جاندیاں توں سر وارنی ہاں
مِٹھّی پریت انوکھڑی لگ رہی گھڑی پل نہ یار وِسارنی ہاں
کیہے ہڈ تنکا ڈرے پئے مَینُوں اُونسیاں پاوندی، کانگ اُڈارنی ہاں
بُلّھا! شوہ تے کملی مَیں ہوئی، سُتّی جاگدی یار پُکارنی ہاں



بُلّھا! کیہ جاناں مَیں کون ؟

بُلّھا! کیہ جاناں میں کَون؟

نہ مَیں مومن وِچ مسیتاں
نہ مَیں وِچ کُفر دی رِیت آں
نہ مَیں پاکاں وِچ، پلیت آں
نہ مَیں مُوسےٰ ، نہ فرعون
بُلّھا کیہ جاناں مَیں کَون؟

نہ مَیں وِچ پلیتی پاکی
نہ مَیں وِچ شادی، نہ غمناکی
نہ مَیں آبی ، نہ مَیں خاکی
نہ مَیں آتش ، نہ مَیں پَون
بُلّھا کیہ جاناں مَیں کَون؟

نہ مَیں بھیت مذھب دا پایا
نہ مَیں آدم حوّا جایا

نہ کُجھ اپنا نام دھرایا
نہ وِچ بَیٹھن ، نہ وِچ بھَون
بُلّھا کِیہ جاناں مَیں کَون؟

اوّل آخر آپ نوں جاناں
نہ کوئی دُوجا ہور پچھاناں
مَیتھوں وَدھ نہ کوئی سیاناں
بُلّھا! اَوہ کھڑا ہے کَون؟
بُلّھا کیہ جاناں میں کَون؟



دوہڑہ

چل بُلّھا! چل اوتھے چلیئے ، جِتّھے سارے انّھے
نہ کوئی ساڈی ذات پچھانے ، نہ کوئی سانُوں منّے



بُلّھے نوں سمجھاون آئیاں

بُلّھے نوں سمجھاون آئیاں بھیناں تے بھرجائیاں؛

"مَن لے بُلّھیا! ساڈا کہنا، چھڈ دے پلّا رائیاں
آل نبیؐ اولادِ علیؓ نوں توں کیوں لیکاں لائیاں؛

"جیہڑا سانوں سیّد سدّے دوزخ مِلن سزائیاں
جو کوئی سانوں رائیں آکھے بھشتی پینگاں پائیاں"

رائیں، سائیں سبھنی تھائیں، رب دیاں بے پروائیاں؛
سوہنیاں پرے ہٹایاں تے کوجھیاں لے گل لائیاں

جے توں لوڑیں باغ بہاراں، چاکر ہو جا رائیاں
بُلّھے شاہ دی ذات کیہ پچھنئیں؟ شاکر ہو رضائیاں

بھینا! مَیں کتدی کتدی ہُٹّی

بھینا! مَیں کتدی ہُٹّی

پچھّی، پڑی پچھواڑے رہ گئی، ہتھ وِچ رہ گئی جُٹی
اگّے چرخا، پچھے پیڑھا، میرے ہتھّوں تند تُرٹّی
بھوندا بھوندا اورا ڈِگّا، چنّب الجھی، تنّد ٹُٹّی
بھلا ہویا میرا چرخا ٹُٹّا، میری جِند عذابوں چھُٹّی
داج دہیج نوں اُس کیہ کرنا جس پریم کٹوری مُٹّھی
بُلّھا! شَوہ نے ناچ نچائے، دُھمّ پئی کر کُٹّی

بھینا! مَیں کتدی ہُٹّی



دوھڑہ

بھٹھ نمازاں، چکّڑ روزے، کلمے پھر گئی سیاہی
بُلّھے شاہ! شَوہ اندروں مِلیا، بُھلّی پھرے لوکائی

پاندھیا ہو!

جھب سُکھ دا سنیوہڑا لیاوِں وے

پانّدھیا ہو !

مَیں دُبڑی مَیں کُبڑی ہوئیاں
مرے دُکھڑے سب بتلاویں وے

پانّدھیا ہو !

"کُھلّی لِٹ گل، ہتھ پراندا"
ایہ کہندیاں نہ شرماویں وے

پانّدھیا ہو !

یاراں لکھ کے کتابت بھیجی
کِسے گوشے بہ سمجھاویں وے

پانّدھیا ہو !

بُلّھا! شَوہ دیاں مُڑن مہاراں
لے پتیاں توں جھب دھاویں وے

پانّدھیا ہو !

پانی بھر بھر گئیاں سبّھے

پانی بھر بھر گئیاں سبّھے، آپو اپنی وار
اِک بھرن آئیاں ، اِک بھر چلّیاں
اِک کھلیاں نیں باہنّاں پسار

ہار حمیلاں پائیاں گل وِچ ، باہِیں چھنکے چُوڑا
کَنّیں ٹِک ٹِک جھُمر بالے، سب اڈمبر پُورا
مُڑ کے شَوہ نے جھات نہ پائی، اینویں گیا سنگار
پانی بھر بھر گئیاں سبّھے ، آپو اپنی وار

ہتّھیں مہندی، پیریں مہندی، سر تے دھڑی گندھائی
تیل پھُلیل، پاناں دا بیڑہ ، دندیں مسّی لائی
کوئی جو سدّ پیو نیں گھُتّی ، وِسّریا گھر بار
پانی بھر بھر گئیاں سبّھے، آپو اپنی وار

بُلّھیا! شَوہ دی بنّدھ کویں جے، تاں توں راہ پچھانے
"پُون ستاراں! پاسیوں منّگیا، داپیا ترے کانے"
گونگی، ڈوری، کملی ہوئی، جان دی بازی ہار
پانی بھر بھر گئیاں سبّھے، آپو اپنی وار

پتیاں لکھاں مَیں شام نُوں

پتیاں لکھاں مَیں شام نُوں، مینوں پیا نظر نہ آوے
آنگن بنا ڈراونا، کت بدھ رین وہاوے
پانڈھے پنڈت جگت کے مَیں پُوچھ رہی آں سارے
پوتھی بید۔ کیا دوس ہے جو اُلٹے بھاگ ہمارے
بھائیا وے جوتشیا! اِک سچّی بات بھی کہیو!
جے مَیں ہینی بھاگ دی، تُم چُپ نہ رہیو!
بھج سکّاں تے بھج جاواں، سب تج کے کراں فقیری
پر دُلڑی، ٹُلڑی، چولڑی ہے گل وِچ پریم زنجیری
نیند گئی کت دیس نُوں، اوہ بھی وَیرن میری
مت سُفنے میں آن مِلے، اوہ نیندر کیہڑی
رو رو جیو ولاندیاں غم کرنی آن دُونا
نینوں نیر بھی نہ چلّن، کسے کیتا ٹُونا
ساجن تُمری پیت سے مجھ کو ہاتھ کیہ آیا
چھتر سُولاں سر جھالیا پر تیرا پنتھ نہ پایا
پریم نگر چل وسیّے، جتھے وسّے کنت ہمارا
بُلّھیا! شَوہ توں منگنی ہاں جے دے نظارا

تانگھ ماہی دی جلی آں

تانگھ ماہی دی جلی آں

ادّھی رات لٹکدے تارے، اِک لٹکے ، اِک لٹکنہارے
مَیں اُٹھ آئی ندی کنارے : پار لنگھن نوں کھلی آں

نَیں چنّدن دے شور کنارے، گھُمّن گھیر تے ٹھاٹھاں مارے
ڈُب ڈُب موئے تارُو بھارے ، شور کراں تے جھلّی آں

نَیں چنّدن دے ڈُونگھے پاہے، تارُو غوطے کھاندے آہے
ماہی مانڈھے پار سِدھائے ، رہ گئی مَیں اِکلّی آں

مَیں من تارُو سار کیہ جاناں، ونجھ ، چپّا نہ ، تُلہ پرُانا
گھُمّن گھیر نہ ٹانگھ ٹکانا ، رو رو چھاٹاں تلیاں

پار چنھاؤں جنگل بیلے ، اوتھے خُونی شیر بگھیلے
جھب رب مینُوں ماہی میلے، ایس فکر وچ گلی آں

بلھّا! شوہ میرے گھر آوے، ہار سِنگار مرے من بھاوے
مُنہ مکّٹ ، متھے تِلک لگاوے، جے دیکھے تاں بھلی آں

تانگھ ماہی دی جلی آں

توہیوں ہیں، میں ناہیں

توُہیوں ہَیں ، مَیں ناہیں، سجنا !
توُہیوں ہیں ، مَیں ناہیں !

کھولے دے پرچھاویں وانگوُں گھوُم رہیا من ناہیں
جے بولاں توُں نالے بولیں، چُپ رھواں من ناہیں
جے سَونواں توُں نالے سَونویں، جے ٹُراں توُں راہیں،
بُلّھیا ! شوہ گھر آیا میرے، جندڑی گھول گھماہیں

توُہیوں ہیں ، مَیں ناہیں، سجنا !
توہیوں ہیں ، مَیں ناہیں !



دوہڑہ

اُس کا مُکھ اِک جوت ہے گھونگٹ ہے سنسار
گھُونگٹ میں وہ چھُپ گیا، مُکھ پر آنچل ڈار

تیرے عشق نچائیاں

تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیّا تھیّا!

تیرے عشق نے ڈیرا میرے اندر کِیتیا
بھر کے زہر پیالہ میں تاں آپے پِیتا
جھب دے بُوہڑیں وے طبیبا نہیں تے میں مر گئیّا

تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیّا تھیّا!

چُھپ گیا وے سُورج ، باہر رہ گئی آ لالی
وے مَیں صدقے ہوواں، دیویں مُڑ جے دِکھالی
پیرا! میں بُھل گئیاں، تیرے نال نہ گئیّا

تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیّا تھیّا!

ایس عشقے دے کولوں مینوں ہٹک نہ مائے
لاہُو جاندڑے بیڑے کیہڑا موڑ لیائے
میری عقل جو بُھلّی نال مھانیاں دے گئیّا

تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیّا تھیّا!

ایس عشقے دی جھنگی وِچ مور بولیندا
سانوں قبلہ تے کعبہ سوہنا یار دسیندا
سانوں گھائل کر کے پھیر خبر نہ لئیا
تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیا تھیا!

بُلّھا! شَوہ نے آندا مینوں عنایت دے بُوہے نائت
جس نے مینوں پوائے چولے ساوے تے سُوہے
جاں مَیں ماری ہے اڈّی مِل پیا ہے وہیّا
تیرے عشق نچائیاں کر کے تھیا تھیا!



دوہڑہ

اِٹّ کھڑکے، دُکّڑ وجّے، تتّا ہووے چُلّھا
آن فقیر تے کھا کھا جاوَن، راضی ہووے بُلّھا



جس تن لگیا عشق کمال

جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سُر تے بے تال
درد مند نُوں کوئی نہ چھیڑے
جس نے آپے دُکھ سہیڑے
جمنا جیونا مُول اُکھیڑے
بُوجھے اپنا آپ خیال
جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سُر تے بے تال
جس نے ویس عشق دا کیتا
دُھر درباروں فتوے لیتا
جدُوں حضوروں پیالہ پیتا
کُجھ نہ رہیا جواب سوال
جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سُر تے بے تال

جس دے اندر وسّیا یار
اُٹھّیا یار د یار پُکار
نہ اوہ چاہے راگ نہ تار
اَینوِیں بیٹھا کھیڈے حال
جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سُرتے بے تال

بُلّھیا! شَوہ نگر پسچ پایا
جُھوٹھا رَولا سبّھ مُکایا
سچّیاں کارن پسچ سُنایا
پایا اُس دا پاک جمال
جس تن لگیا عشق کمال
ناچے بے سُرتے بے تال



جنّد کڑکی دے مُنہ آئی

جنّد کڑکی دے مُنہ آئی

عشق تُساڈا مینوں دِسدا پربت کولوں بھارا
اِک گھڑی دے دیکھن کارن چُک لیا سر سارا
محنت ملے کہ ملدی ناہیں؟ ڈاہڈے دی اشنائی
جنّد کڑکی دے مُنہ آئی

پاکاں داہے وِچ وسیلہ، میرے تُسیں آپے ہووو
جاگدیاں، سنگ میرے جاگو؛ سونواں، نالے سونوو
جس نے تَیں سنگ پیت لگائی، کیہڑے سُکھ سوائی
جنّد کڑکی دے مُنہ آئی

جگ وِچ روشن نام تُساڈا، عاشق توں کیوں نسدے ہو
وسّو رسّو وِچ بغل دے، اپنا بھیت نہ دسدے ہو
اُدھکڑے وِچکاروں پھڑ کے مَیں اُلٹی لٹکائی
جنّد کڑکی دے مُنہ آئی



جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا

جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا، مُرشد والی لالی او یار

دُرِّ معانی کی دھوم مچی ہے، نیناں تو گھُنڈ اُٹھا لیں او یار
زُلف سیاہ وِچ ہو ید بیضا، اوہ چمکار دکھا لیں او یار
صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ ہوئیاں، لائیاں دی لج پا لیں او یار
مُوْتُوْا قَبْلَ أَنْ تَمُوْتُوْا موئی نوں پھیر جوا لیں او یار
اوکھا جھیڑا عشقے والا، سنبھل کے پیر ٹکا لیں او یار
ہر شئے اندر توں آپے ہیں، آپے دیکھ دکھا لیں او یار
بُلّھیا! شوہ گھر میرے آیا، کر کر ناچ دکھا لیں او یار
جو رنگ رنگیا گوہڑا رنگیا، مُرشد والی لالی او یار



چُپ کر کے کریں گزارا

چُپ کر کے کرِیں گزُارے نوں

سچ سُن کے لوک نہ سہندے نیں
سچ آکھیے تے گل پیندے نیں
پھر سچّے پاس نہ بہندے نیں
سچ مٹھّا عاشق پیارے نوں

سچ شرع کرے بربادی اے
سچ عاشق دے گھر شادی اے
سچ کردا نویں ابادی اے
جیہا شرع طریقت ہارے نوں

چُپ عاشق توں نہ ہُندی اے
جس آئی سچ سوگندی اے
جس ماھل سُہاگ دی گُندھی اے،
چھڈ دُنیا کوڑ پسارے نوں

چُپ کر کے کرِیں گزارے نوں

چلو دیکھیے اوس مستانڑے نُوں

چلو دیکھیے اوس مستانڑے نُوں
جدھی تر نجناں دے وِچ پئی اے دُھمّ
اوہ تے مَے وحدت وِچ رنگدا اے
نہیں پچھدّا "ذات دے کیہ ہو تُم"؟

جدھا شور چوپھیر پیا پیندا اے
اوہ کول تیرے نت رہندا اے
کتے "نَحنُ اَقرَبُ" کہندا اے
کتے آکھدا اے "فِی اَنفُسِکُم"

چھڈ جھوٹھ بھرم دی پستی نُوں
کر عشق دی قائم مستی نُوں
گئے پہنچ سجن دی بستی نُوں
جو ہوئے عُمیٌ، بُکمٌ تے صُم

نہ تیرا اے نہ میرا اے
جگ فانی جھگڑا جھیڑا اے
بنا مُرشد رہبر کیہڑا اے
پڑھ : " فَاذْكُرُونِیٓ اَذْكُرْكُمْ "

بُلّھے شاہ ! ایہ بات اشارے دی
جھاں لگّی تانگھ نظارے دی
دس پیئ منزل ونجارے دی
ہے یَدُ اللّٰہَ فَوْقَ اَیْدِیْکُمْ



بھڑواسا رکیہ اشنائی دا
ڈر لگدا بے پرواہی دا



خلق تماشے آئی یار

خلق تماشے آئی یار!

اج کیہ کیتا؟ کل کیہ کرنا، بھٹھ اساڈا آیا!
ایسی واہ کیاری بیجی، چپڑیاں کھیت ونجایا

اِک اُلانبھا سیّاں دا ہے، دُوجا ہے سنسار
ننگ ناموس اِتھوں دے ایتھے، لاہ پگڑی بھوئیں مار

نڈھا کردا، بُڈھا کردا، آپو اپنی واری
کیہ بی بی، کیہ باندی لونڈی، کیہ دھوبن بھٹھیاری

بُلّھا شَوہ نوں دیکھن جاوے، آپ بہانہ کردا
گُونو گُونی بھانڈے گھڑکے ٹھیکریاں کر دھردا

ایہ تماشا دیکھ کے چل پو، اگلا دیکھ بازار
واہ وا پھِنج پئی دربار، خلق تماشے آئی یار

دِل لوچے ماہی یار نُوں

دِل لوچے ماہی یار نُوں؛

اِک ہس ہس گلّاں کردِیاں
اِک روندیاں دھوندیاں پھردِیاں
کہو پُھلی بسنت بہار نُوں

دِل لوچے ماہی یار نُوں

میں نھاتی دھوتی رہ گئی
کوئی گنڈھ سجن دِل بہ گئی
بھاہ لاویے ہار سِنگار نُوں

دل لوچے ماہی یار نُوں

میں دُوتیاں گھائل کیتی آں
سُولاں گھیر چوپھیروں لیتی آں
گھر آ ماہی دِیدار نُوں

دل لوچے ماہی یار نُوں



ڈِھلک گئی چرخے دی ہتھی

ڈِھلک گئی چرخے دی ہتھی ، کیتا مُول نہ جاوے
تکلے نُوں وَل پَے پَے جاندے ، کَون لُہار سداوے
تکلے تُوں وَل لاہیں لُہارا ، تندی ٹُٹ ٹُٹ جاوے
گھڑی گھڑی ایہ جھُولے کھاندا ، چھلّی اِک نہ لاہوے
پیتا نہیں جو بیڑی بنھاں ، بائڑ ہتھ نہ آوے
چمڑیاں اُتے پوڑ ناہیں ، ماھل بہئی برلاوے
ڈھلک گئی چرخے دی ہتھی ، کیتا مول نہ جاوے

دِن چڑھیا کد گزرے ، مینوں پیارا مُکھ دکھلاوے
ماہی چھڑ گیا نال مہیں دے ، کتّن کِس نُوں بھاوے
چت دل یار اُتے ول اکھیاں ، دل میرا بیلے دھاوے
تنجن کتّن سدّن سیّاں ، برہوں ڈھول وجاوے
عرض ایہو ، مینُوں آن ملے ہُن ، کون وسیلہ جاوے
سَتّے مناں دا کت لیا بُلّھا ، مینُوں شوہ گل لاوے
دن چڑھیا کد گزرے ، مینُوں پیارا مُنہ دکھلاوے

"رانجھا رانجھا" کردی

"رانجھا رانجھا"! کردی ہُن مَیں آپے رانجھا ہوئی
سدّو مَینُوں "دھیدو رانجھا" "ہِیر" نہ آکھو کوئی

رانجھا مَیں وِچ، مَیں رانجھے وِچ، غیر خیال نہ کوئی
مَیں نہیں، اوہ آپ ہے، اپنی آپ کرے دِلجوئی

جو کُجھ ساڈے اندر وسّے ذات اساڈی سوئی
جس دے نال مَیں نیُونھ لگایا اوہو جیسی ہوئی

چِٹّی چادر لاہ سٹ کُڑیے، پہن فقیراں لوئی
چِٹّی چادر داغ لگیسی، لوئی داغ نہ کوئی

تخت ہزارے لے چل بُلّھیا، سیالیں مِلے نہ ڈھوئی
"رانجھا رانجھا" کردی ہُن میں آپے رانجھا ہوئی



روزے حج نماز نی مائے

روزے، حج ، نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے
جاں پیا دیاں خبراں پئیاں
منطق، نحو سبھے بھل گئیاں
اُس انحد دے تار بجائے

روزے ، حج ، نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے
جاں پیّا میرے گھر آیا
بھلّی مینوں شرح وقایہ
ہر منظر وچ اوہا دِسدا
اندر باہر جلوہ اِس دا
بھلّے لوکاں خبر نہ کائے

روزے ، حج ، نماز نی مائے
مینوں پیا نے آن بھلائے

سب اِکّو رنگ کپاہیں دا

سب اِکّو رنگ. کپاہیں دا

تانی ، متانا ، پیٹیا ، نلیاں

پیٹھ ، نڑا تے چھبّاں چھلیاں

آپو اپنے نام جتاون

وکھو وکھّی جائیں دا

سب اِکّو رنگ کپاہیں دا

پَچُونسی ، بِنّیسی ، کھدّر ، دھوتر

ململ ، خاسا اِکّا سُوتر

پُونی وِچّوں باہر آوے

بھگْوا بھیس گسائیں دا

سب اِکّو رنگ کپاہیں دا

گُڑیاں ہتھیں چھاپاں چھلّے
آپو اپنے نام سوّتے
سبّھا اِکّا چاندی آکھو
کنگن، چوڑا باہیں دا
سب اِکّو رنگ کپاہیں دا



بُلّھا پی شراب تے کھاہ کباب، پر بال ہڈاں دی اگ
چوری کر تے بھن گھر رب دا، اس ٹھگّاں دے ٹھگ نوں ٹھگ



سَئے ونجارے آئے

سَئے ونجارے آئے نی مائے ، سَئے ونجارے آئے
لالاں دا اوہ ونج کریندے ، ہوکا آکھ سُنائے

سُنیا ہوکا ، مَیں دل گزری میں بھی لال لیاواں !
اِک نہ اِک کنّاں وچ پا کے لوکاں نوں دِکھلاواں !

کچّی کچّ ، ویہاج نہ جاناں ، لال ویہاجن چلّی
پلّے خرچ نہ ، ساکھ نہ کائی ، دیکھو ہارن چلّی

جاں مَیں مُلّ اونہاں توں پُچھیّا ، مُلّ کرن اوہ بھارے
ڈمھ سُوئی دا کدے نہ کھادا ، اوہ پُچھّن سربارے

جیہڑیاں گئیاں لال ویہاجن ، اونہاں سِیس لُہائے
سَئے ونجارے آئے نی مائے ، سَئے ونجارے آئے



سیّونی رَل دیوو دھائی

سیّونی رل دیو ودھائی
مَیں بر پایا رانجھا ماہی

اج تاں روز مُبارک چڑھیا
رانجھا ساڈے ویہڑے وڑیا
ہتھ کھُونڈی ، سر کمبل دھریا
چاکاں والی شکل بنائی

ٹکّٹ گوال دے اندر رُلدا
جنگل بُوہاں وِچ کس مُل دا
ہے کوئی اللہ دے وَل بھُلدا؟
اصل حقیقت خبر نہ کائی

اُلٹے شاہ اِک سودا کیتا
کیتا ، زہر پیالہ پیتا
نہ کُجھ لاہا ٹوٹا لیتا
دُکھ دَرداں دی گٹھڑی چائی
سیّونی رل دیو ودھائی
مَیں بر پایا رانجھا ماہی



دھرمسال دھڑوائی وسندے، ٹھاکر دوارے ٹھگ
وِچ مسیت کوسیتے رہندے، عاشق رہن الگ



عشق دی نوٗیوں نوِیں بہار

عشق دی نوٗیوں نوِیں بہار

جاں مَیں سبق عشق دا پڑھیا
مسجد کولوں جیوڑا ڈریا
پُچھ پُچھ ٹھاکر دوارے وڑیا
جتھے وجدے ناد ہزار
عشق دی نوٗیوں نوِیں بہار

وید قراناں پڑھ پڑھ تھکّے
سجدے کر دیاں گھس گئے متھّے
نہ ربّ تیرتھ، نہ ربّ مکّے
جس پایا تِس نور انوار
عشق دی نوٗیوں نوِیں بہار

پھوک مُصلّے، بھن سُٹ لوٹا
نہ پھڑ تسبیح، عاصا، سوٹا
عاشق کہندے دے دے ہوکا،
"ترک حلالوں، کھاہ مُردار!"
عشق دی نوٗیوں نوِیں بہار

ہیر رانجھے دے ہو گئے میلے
بُھلّی ہیر ڈھونڈیندی بیلے
رانجھن یار بغل وِچ کھیلے
سُرت نہ رہیا، سُرت سنبھار!
عشق دی نوِیوں نوِیں بہار



وصل ہوئیاں مَیں نال سجن دے شرم حیا نوں گواکے
وِچ چمن مَیں پلنگ وچھایا یار سُتی گل لاکے



عِلموں بسّ کریں او یار

عِلموں بسّ کریں او یار!
اِکّو الف ترے درکار

علم نہ آوے وِچّ شُمار
جاندی عُمر، نہیں اِعتبار
اِکّو الف ترے درکار
عِلموں بس کریں او یار!
عِلموں بس کریں او یار!

پڑھ پڑھ، لِکھ لِکھ لاویں ڈھیر
ڈھیر کِتاباں چار چوپھیر
گِردے چانن، وِچّ انھیر
پُچھّو: "راہ" تے خبر نہ سار
عِلموں بسّ کریں او یار!

پڑھ پڑھ نفل نماز گزاریں
اُچیاں بانگاں چانگھاں ماریں
منبر تے چڑھ وعظ پکاریں
کیتا تینوں علم خوار
علموں بس کریں او یار!

علموں پئے قضیئے ہور
اکھاں والے انھے کور
پھڑدے سادھ تے چھڈن چور
دوہیں جہانیں ہون خوار
علموں بس کریں او یار!

پڑھ پڑھ شیخ مشائخ کہاویں مشیخ
اُلٹے مسلے گھروں بناویں
بے علماں نوں لُٹ لُٹ کھاویں
جھوٹے سچے کریں اقرار
علموں بس کریں او یار!

پڑھ پڑھ مُلّاں ہوئے قاضی
اللہ علماں باجھوں راضی
ہووے حرص دِنوں دِن تازی
تینُوں کیتا حرص خوار
علموں بس کریں او یار!

پڑھ پڑھ مسلے پیا سُناویں
کھانا شک شُبھے دا کھاویں
دسّیں ہور، تے ہور کماویں
اندر کھوٹ، باہر سچیار
علموں بسّ کریں او یار!

جد مَیں سبق عشق دا پڑھیا
دریا دیکھ وحدت دا وڑیا
گھُمّن گھیراں دے وِچ اڑیا
شاہ عنایت لایا پار!
علموں بس کریں او یار!



کتّ کُڑے نہ وتّ کُڑے

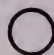
کتّ کُڑے، نہ وتّ کُڑے
لاہ چھلّی، بھروٹے گھتّ کُڑے

ماں پیو تیرے گنڈھیں پایاں
اجے نہ تینوں سُرتاں آیاں
دِن تھوڑے تے چا مُکایاں
نہ آئیں پیکے وَتّ کُڑے
کتّ کُڑے، نہ وت کُڑے

جے داج دِہونی جاویں گی
تاں کِسے بھلی نہ بھاویں گی
تُوں شَوہ نُوں کویں رِجھاویں گی
کُجھ لَے فقراں دی متّ کُڑے
کتّ کُڑے، نہ وتّ کُڑے

نل تیرے نال دِیاں داج رنگائے نی
اونھاں سُوہے سالُو پائے نی
تُوں پیر اُلٹے کیوں چائے نی
جا اوتھے لگسی نتّ گُرڑے،
کتّ گُرڑے ، نہ وتّ گُرڑے

شَوہ ، بُلّھیا ، گھر اپنے آوے
چُوڑا بیڑا تدے سُہاوے
گُن ہوسی تاں گلے لگاوے
نہیں روئیں نَینیں رتّ گُرڑے
کتّ گُرڑے ، نہ وتّ گُرڑے
لاہ چھلّی ، بھروٹے گھتّ گُرڑے



کُتّے تینتھوں اُتّے

راتیں جاگیں ، کریں عبادت
راتیں جاگن کُتّے ؛ تینتھوں اُتّے

بھَونکن توُں بنّد مُول نہ ہُندّے
جا رُوڑی تے سُتّے ؛ تینتھوں اُتّے

خصم اپنے دا در نہ چھڈ دے
بھانویں وجّن جُتّے ؛ تینتھوں اُتّے

بُلّھے شاہ ! کوئی رَخت وِہاج لے
نہیں تے بازی لے گئے کُتّے
تینتھوں اُتّے



کدی آمِل یار پیاریا !

دُور و دُور اساتھوں گیئوں
اصلاتے جا کے نہ رہیئوں
کیوں قصر قصُور وِساریا
کدی آ مِل یار پیاریا

در کھُلّا حشر عذاب دا
بُرا حال ہویا پنجاب دا
وِچ ہاویے دوزخ ساڑیا
کدی آ مِل یار پیاریا

کدیں آویں وڈھ پروا ریا
تیرے دُکھّاں سانوں ماریا
مُنہ بارھویں صدی پساریا
کدی آ مِل یار پیاریا

بُلھا ! شوہ میرے گھر آوسی
میری بلدی بھاہ بجھاوسی
عنایت دم دم نال پُکاریا
کدی آ مل یار پیاریا



عاشق ہویوں ربّ دا، ہوئی ملامت لاکھ
تینُوں "کافر! کافر!" آکھدے، توں "آہو آہو" آکھ



کدی موڑ مُہاراں ڈھولیا!

کدی موڑ مُہاراں ڈھولیا
تیری واٹاں توں جی گھولیا

مَیں نھاتی دھوتی رہ گئی
کوئی گنڈھ سجن دِل بہ گئی
کوئی سُخن اوَلّا بولیا
کدی موڑ مُہاراں ڈھولیا
تیری واٹاں توں جی گھولیا

شوہ، بُلّھا، جد گھر آوسی
مری بلدی بھاہ بُجھاوسی
جہتے دُکھاں نے مُنہ کھولیا
کدی موڑ مُہاراں ڈھولیا
تیری واٹاں توں جی گھولیا



کرکتّن ولّ دھیان کُڑے

کرکتّن ولّ دِھیان کُڑے

نِت متّیں دیندی ما، دِھیّا!
کیوں پھرنی ایں اینویں، آ دِھیّا!
نہ شرم حیا نوں گوا دِھیّا!
توں کدے تاں سمجھ ندان کُڑے
کرکتّن ولّ دھیان کُڑے

نِت مَتّیں دیاں ولّی نوں
اِس بھولی، کملی، جھلّی نوں
جد پوسی وخت اِکلّی نوں
نہ ہا! ہا! کرسی جاں کُڑے
کرکتّن ولّ دھیان کُڑے

اج گھر وِچ نویں کپاہ گُڑے
توں جھب جھب ویلنا ڈاہ گُڑے
رُوں ویل، پنجاوَن جاہ گُڑے
پھیر کل نہ تیرا جان گُڑے
کر کتّن وَلّ دھیان گُڑے

ایہ پیکا راج دِن چار گُڑے
نہ کھیڈو کھیڈ گزار گُڑے
نہ وھلی رُوہ، کر کار گُڑے
گھر بار نہ کر وِیران گُڑے
کر کتّن وَلّ دھیان گُڑے

تُوں سدا نہ پیکے رہنا اے
نہ پاس اماں دے بہنا اے
بھا! انت وچھوڑا سہنا اے
وَس پئیں گی سس ننان گُڑے
کر کتّن وَلّ دھیان گُڑے

کت لے نی کجھ، کتا لے نی
ہن تانی تند اُنا لے نی
توں اپنا داج رنگا لے نی
توں تد ہوسیں پردھان کڑے
کر کتن ول دھیان کڑے

کر مان نہ حسن جوانی دا
پردیس نہ رہن سیلانی دا
اس دنیا جھوٹھی فانی دا
نہ رہسی نام نشان کڑے
کر کتن ول دھیان کڑے

اک اوکھا ویلا آوے گا
سب ساک سین بھج جاوے گا
کر مدد پار لنگھاوے گا
اوہ بُلھے دا سلطان کڑے
کر کتن ول دھیان کڑے



کوئی پُچھّو دِلبر کیہ کردا ؟

کوئی پُچھّو "دِلبر کیہ کردا؟" "ایہ جو کردا سو کردا"!

وِچ مسیت نماز گُزارے ، بُت خانے جا وڑدا

آپ اِکّو ، کئی لکھ گھراں دے، مالک ہے گھر گھر دا

اِکسے گھر وِچ رَسدے وَسدے نہیں رہنّدا وِچ پردا

جِت ول دیکھاں اُت ول اوہو ، ہر دی سنگت کردا

وحدت دے دریا دے اندر سب جگ دِسّے تردا

بُلھیا! شوہ دا عشق بگھیلا ، رت پیندا گوشت چردا

کوئی پُچھّو "دِلبر کیہ کردا؟" "ایہ جو کردا سو کردا"!



کیسی توبہ!

کیسی توبہ ہے ایہ توبہ ، ایسی توبہ نہ کر یار

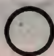
مونھوں توبہ ، دِلوں نہ کردا ، اس توبہ تھیں ترک نہ پھڑا
کس غفلت نے پایو پردا ، تینوں بخشے کیوں غفار

ساتوں دے کے لوں سوائے ، ڈھڈیاں اُتے بازی لائے
مسلمانی اوہ کتھوں پائے جس دا ہووے ایہ کردار

جنت نہ جانا اوتھے جاویں ، حق بیگانہ مکر کھاویں
کوڑ کتاباں سر تے چاویں ، ہووے کیہ تیرا اعتبار

ظالم ظلموں ناہیں ڈر دے ، اپنی کیتیوں آپے مردے
ناہیں خوف خدا دا کردے ، ایتھے اوتھے ہون خوار

کیسی توبہ ہے ایہ توبہ ، ایسی توبہ نہ کر یار



کیوں اوہلے بہ بہ جھاکیدا؟

کیوں اوہلے بہ بہ جھاکیدا ؟
ایہ پردا کس توں راکھیدا ؟

تُسیں آپ ہی آپے سارے ہو
کیوں کہیے "تُسیں نیارے ہو"
آئے آپ اپنے نظّارے ہو
وِچ برزخ رکھیا خاکی دا

جس تن وِچ عشق دا جوش ہویا
اوہ بے خود تے بے ہوش ہویا
اوہ کیونکر رہے خموش ہویا
جس پیالہ پیتا ساقی دا

تُسیں آپ اساں ول دھائے جی
کد رہندے چھپے چھُپائے جی
تِسیں شاہ عنایت بن آئے جی عنیت
ہُن لا لا نَین جھماکیدا

بلّھا ! تن بھاہ دی بھاٹھی کر
اگ بال ہڈاں ، تن ماٹی کر
ایہ شَوقِ مُحبّت باٹی کر
ایہ مدھوا اِس ہدھ چاکھیدا

کیوں اوہلے بہ بہ جھاکیدا
ایہ پردا کِس توں راکھیدا



کیہ بیدرداں دے سنگ یاری!

کیہ بیدرداں دے سنگ یاری!
روون اکھیاں زار و زاری

سانوں گئے بیدردی چھڈ کے
سینے سانگ ہجر دی گڈ کے
جسموں جند نوں لے گئے کڈ کے
ایہ گل کر کر گئے ہینسیاری
کیہ بیدرداں دے سنگ یاری!

بیدرداں دا کیہ بھرواسا
خوف نہیں دل اندر ماسا
چڑیاں موت، گنواراں ہاسا
مگروں ہس ہس تاڑی ماری
کیہ بیدرداں دے سنگ یاری!

گل رُولے لوکاں پائی اے

گل رُولے لوکاں پائی اے

سچ آکھ مناں کیوں ڈرنا ایں
اس سچ پچھے توں ترنا ایں
سچ سدا آبادی کرنا ایں
سچ وشت اچنبھا آئی اے
گل رُولے لوکاں پائی اے

شاہ زگ تھیں اوہ وسدا نیڑے
لوکاں پائے سلے جھیڑے
یاں کے جھگڑے کون نبیڑے
بجھ بجھ کے عمر گوائی اے
گل رُولے لوکاں پائی اے

آوَن کہہ گئے، پھیر نہ آئے
آوَن دے سب قَول بُھلائے
مَیں بُھلّی، بُھل نَین لگائے
کیہے مِلے سن ٹھگ بیوپاری
کیہہ بیدَرداں دے سنگ یاری!
روَوَن اکّھیاں زار و زاری



گل سمجھ لئی تے رَولا کیہہ
ایہہ رام، رحیم تے مَولا کیہہ؟



گھڑیالی دیو نکال نی

گھڑیالی دیو نکال نی
اج پی گھر آیا لال نی

گھڑی گھڑی گھڑیال بجاوے
رَین وَصَل دی پیا گھٹاوے
میرے من دی بات جے پاوے
ہتھوں چا سُٹّے گھڑیال نی
گھڑیالی دیو نکال نی

انحد باجا بجے سُہانا
مُطرِب ! سُگھڑا تان ترانا
بُھلّا صَوم ، صلات دُوگانہ
مدھ پیالہ دین کلال نی
گھڑیالی دیو نکال نی

دُکھ دلِدّر اُٹھ گیا سارا
مُکھ ویکھاں تے عجب نظارا
رَین ودھی، کجھ کرو پسارا
دِن اَگے دھرو دیِوال نی
گھڑیالی دیو نکال نی

ٹونے کامن کیتے بتیرے
سحرے آئے وڈ وڈیرے
تاں جانی گھر آیا میرے
رانجھ لکھ ورھے اُس نال نی
گھڑیالی دیو نکال نی

بُلّھیا! شوہ دی سیج پیاری
نی مَیں تار نہارے تاری
کویں کویں مری آئی واری
ہُن وِچھڑن ہویا مُحال نی
گھڑیالی دیو نکال نی
اج پی گھر آیا لال نی



گھونگٹ اوہلے نہ لُک سجنا!

گھونگٹ اوہلے نہ لُک سجنا
مَیں مُشتاق دیدار دی ہاں!

تیرے باجھ دیوانی ہوئی
ٹوکاں کردے لوک سبھوئی
جیکر یار کریں دِلجوئی
تاں فریاد پُکار دی ہاں
گھونگٹ اوہلے نہ لُک سجنا،
مَیں مشتاق دِیدار دی ہاں!

مُفت وِکاندی جاندی باندی
مِل ماہی جند اینویں جاندی
اِک دم ہِجر نہیں میں ساہندی
بُلبُل میں گلزار دی ہاں
گھونگٹ اوہلے نہ لُک سجنا
میں مُشتاق دِیدار دی ہاں

ماٹی قدم کریندی یار

ماٹی جوڑا ، ماٹی گھوڑا ، ماٹی دا اسوار
ماٹی نوں ماٹی دوڑاے ، ماٹی دا کھڑکار
ماٹی قدم کریندی یار!

ماٹی نوں ماٹی مارن لگی ، ماٹی دا ہتھیار
جس ماٹی پر بہتی ماٹی ، تس ماٹی ہنکار
ماٹی قدم کریندی یار!

ماٹی باغ ، بغیچہ ماٹی ، ماٹی دی گلزار
ماٹی نوں ماٹی دیکھن آئی، ماٹی دی اے بہار
ماٹی قدم کریندی یار!

چار رسیاں رل کھیڈن لگیاں ، پنجویں وچ سردار
ہس کھیڈ مڑ ماٹی ہویاں ، پونّدیاں پیر پسار
ماٹی قدم کریندی یار!



مری بُکّل دے وِچ چور!

مری بُکّل دے وِچ چور، نی، مری بُکّل دے وِچ چور!

سادھو کس نُوں کُوک سُناں، مری بُکّل دے وِچ چور
چوری چوری نکل گیا تے جگ وِچ پے گیا شور
مری بُکّل دے وِچ چور
جس جاتا تس جان لیا، تے ہور ہوئے جھر مور
چُک گئے سارے جھگڑے جھیڑے، نکل پیا کوئی ہور
مری بُکّل دے وِچ چور
عرش مُنوّر بانگاں ملیاں، سُنیاں تخت لہور
شاہ عنایت گُنڈیاں پائیاں، لُک چھُپ کھچدا ڈور

مری بُکّل دے وِچ چور، نی، مری بُکّل دے وِچ چور!



مل لئو سہیلڑیو

مل لئو سہیلڑیو، مری راج گہیلڑیو، مَیں ساہُوریاں گھر جانا
تُساں بھی ہوسی اللہ بھانا ، مَیں ساہُوریاں گھر جانا

امّاں بابل داج جو دِتّا ؛ اِک چولی اِک بہ پُھٹّی
داج تنہاں دا دیکھ کے ہُن مَیں ہنجو بھر بھر رُنّی
اِک وِچھوڑا اِسّیاں دا ،جویں ڈاروں کونج وِچھُنّی

رنگ برنگے سُول اپُٹھے جاندے ہیر نیں جی نُوں
ایتھوں دے دُکھ نال لجاواں ، اگلے سونپاں کیھنُوں
سسّ ننانان دیوَن طعنے بڑی نموشی مَینُوں

ایتھے سانوں رہن نہ مِلدا ، جانا وار و واری
چنگ چنگیرے پکڑ منگائے ، میں کیہ دی پنہاری
جس گُن پلّے ، بول سَوَتّے ،سوئی شوہ نُوں پیاری

مل لئو سہیلڑیو، میری راج گہیلڑیو ،مَیں ساہُوریاں گھر جانا
تُساں بھی ہوسی اللہ بھانا ، مَیں ساہُوریاں گھر جانا

مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

سچ کہواں تے بھانبڑ مچدا اے
جھوٹھ آکھیاں کُجھ نہ بچدا اے
جی دوہاں گلاں توں جچدا اے
جچ جچ کے جیبھا کہندی اے
منہ آئی بات نہ رہندی اے

ایہ تلکن بازی ویہڑا اے
تھم تھم کے ٹرو انھیرا اے
وڑ اندر دیکھو کیہڑا اے
کیوں خلقت باہر ڈھونڈیندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

جس پایا بھیت قلندر دا
راہ کھوجیا اپنے اندر دا
اوہ واسی ہے سُکھ مندر دا
جتھے کوئی نہ چڑھدی لہندی اے
مُنہ آئی بات نہ رہندی اے

اِک لازِم شرط اَدب دی اے
سانُوں بات معلُومی سب دی اے
ہر ہر وِچ صُورت رب دی اے
کِتے ظاہر، کِتے چھُپینّدی اے
مُنہ آئی بات نہ رہنّدی اے

اساں پڑھیا عِلم تحقیقی اے
اوتھے اِکّو حرف حقیقی اے
ہور جھگڑا سب وِدھیکی اے
ایویں رَولا پا پا بہنّدی اے
مُنہ آئی بات نہ رہنّدی اے

شَوہ بُلّھا! ساں تھیں وکھ نہیں
بِن شَوہ دے دُوجا ککھ نہیں
پَر ویکھن والی اکّھ نہیں
تہئیں جان جُدایاں سہنّدی اے
مُنہ آئی بات نہ رہنّدی اے



مَولا آدمی بن آیا

مَولا آدمی بن آیا

آپے آہو ، آپے چیتا ، آپے مارن دھایا
آپے صاحِب ، آپے بردا ، آپے مُل وِکایا
مولا آدمی بن آیا

بازِیگر کیہ بازی کھیڈی ، مینُوں پُتلی وانگ نچایا
مَیں اُس تالی پر نچناں ہاں جو گت مت یار لکھایا

مَولا آدمی بن آیا



مَیں اُڈِیکاں کر رہی

مَیں اُڈیکاں کر رہی ، کدی آ ، کر پھیرا
چُشماں سیج وِچھائیاں ، دِل کیتا وہڑا
توں لٹکیندا آ وڑیں شاہ عنایت میرا   نائت
مَیں اُڈِیکاں کر رہی ، کدی آ ، کر پھیرا

اوہ اجیہا کَون ہے جا آکھے جیہڑا
مَیں وِچ کِیہ تقصیر ہے ، میں بردا تیرا
تیں باجھوں مرا کَون ہے ، دل ڈھا نہ میرا
میں اُڈِیکاں کر رہی ، کدی آ ، کر پھیرا

ہتھ کنگن ، بانہہ چُوڑیاں ، گل نَو رنگ چولا
ماہی مَینُوں کر گیا کوئی راول رَولا
جل بل دھائیں ماریاں ، دِل پتھر تیرا
مَیں اُڈِیکاں کر رہی ، کدی آ ، کر پھیرا

بُلّھیا ! شَوہ دے واسطے دل بھڑکن بھائیں
اَوکھا پَینڈا پریم دا ، دُکھ گھٹدا ناہیں
دل وِچ دھکّے جھیڑ دے ، ہر دھائیں میرا
مَیں اُڈِیکاں کر رہی ، کدی آ ، کر پھیرا

مَیں تیرے قُربان

مَیں تیرے قُربان
ویہڑے آوڑ میرے

تیرے جیسا ہور نہ کوئی
ڈُھونڈاں جنگل، بیلا، روہی
ڈُھونڈاں تاں سارا جہان
مَیں تیرے قُربان ویہڑے آوڑ میرے

رانجھا لوکاں وِچ کہیندا
اونھاں بھاویں چاک مہیں دا
ساڈا تے دین ایمان
مَیں تیرے قربان ویہڑے آوڑ میرے

شاہ عِنایت سائیں میرے!
ماپے چھوڑ لگی لڑ تیرے
لائیاں دی لج جان
مَیں تیرے قُربان
ویہڑے آوڑ میرے

میں چوہڑھیڑی آں

مَیں چُوہڑھیڑی آں سچّے صاحِب دے درباروں
پَیروں ننگی، سروں جھنڈولی، سنہیا آیا پاروں
نڑ براٹ کُجھ بندا ناہیں، کیہ لَیساں سنساروں
دھیان کی چھجلی، گیان کا جھاڑو، کام کرودھ نِت جھاڑوں
پکڑاں چھجلی، حرص اُڈاواں، چھٹّاں مالگزاروں
قاضی جانے، حاکم جانے، فارغخطی بیگاروں
رات دنیں مَیں ایہو منگدی؛ دُور کر درباروں
مَیں چُوہڑھیڑی آں سچّے صاحِب دے درباوں
کیا چُوہڑی، کیا ذات چوہڑی دی، ہر کوئی ساتوں نسّے
کر کار بیگار ارتھیا ہونا جاں پر سائیں وسّے
کیہ کُجھ پڑتی، لاگ چُوہڑی دا گھُندی اور سرہانا
جو کُجھ دِتّا آپ سائیں نے سو گھر ئے کے جانا
پھٹا پُرانا بھاگ اساڈا، بھُکھ، ٹکڑ؛ سج،. بیھ
فاقہ کڑاکا، منگن پنّن: چال اساڈی ایھہ
رچھ رچھوڑ تے تیلے کانے ایہ اساڈی کاروں
میں چُوہڑھیڑی آں سچّے صاحِب دے دَرباوں

مَیں کُسُنّبا چُن چُن ہاری

مَیں کُسُنّبا چُن چُن ہاری

ایس کُسُنّب دے خار بھَلیرے! اڑ اڑ چُنّی پاڑی
ایس کُسُنّب دا حاکم کرڑا، ظالم ہے پٹواری
ایس کُسُنّب دے چار مقدّم، مُلبہ منگدے بھاری
ہورناں چُگیا پھویا، بھر لئی مَیں پٹیاری
چگ چگ کے جو ڈھیری کیتا، آن لُٹھے بیوپاری

اَوکھی گھاٹی مُشکل پینڈا، سِر تے گٹھڑی بھاری
عملاں والیاں سب لنگھ گئیاں، رہ گئی اَوگنہاری
ساری عُمر اکھیڈ گوائی، اوڑک بازی ہاری
مَیں کمین، کُچجّی، کوہجی، بے گُن کَون وچاری
بُلّھا شَوہ دے لائق ناہیں، شاہ عنایت تاری
مَیں کُسُنّبا چُن چُن ہاری



مینوں لگڑا عشق

مینوں لگڑا عشق اولڑا
اوّل دا، روز ازل دا

وِچ کڑاہی تل تل پاوے
تلیاں نوں چا تلدا

مویاں نوں ایہ ول ول مارے
دلیاں نوں چا دلدا

کیا جاناں کوئی چِنگ لگھی اے
نت سول کلیجے سلّ دا

بُلّھا! شوہ دا نیوں انوکھا
اوہ نہیں رلایاں رلدا

مینوں لگڑا عشق اولڑا
اوّل دا، روز ازل دا

واہ وا رمز سجن دی

واہ وا ، رمز سجن دی ہور !

کوٹھے تے چڑھ دیواں ہوکا
عشق وہاجو کوئی نہ لوکا
اس دا مول نہ کھانا دھوکا
جنگل ، بستی ملے نہ ٹھور

دے دیدار ہویا جد راہی
اچن چیت پئی گل پھاہی
ڈاہڈی کیتی بے پرواہی
مینوں ملیا ٹھگ لاہور

واہ وا ، رمز سجن دی ہور !

عاشق پھر دے چُپ چپاتے
جَیسے مست سدا، مدھ ماتے
دامِ زُلف دے اندر پھاتے
اوتھے چلّے وسّ نہ زور

بُلّھیا! شوہ نُوں کوئی نہ دیکھے
جو دیکھے سو کِسے نہ لیکھے
اُس دا رنگ، نہ روپ، نہ ریکھا اے
اوہی ہووے ہو کے چور

واہ وا! رمز سَجَن دی ہور!



ہندو نہیں نہ مسلمان

ہندو نہیں ، نہ مسلمان   بہے ترنجن ، تج ابھمان
سُنّی نہ ، نہیں ہم شیعا   صُلح کُل کا مارگ لِیّا
بھُکّھے نہ ، نہیں ہم رجّے   ننگے نہ ، نہیں ہم کجّے
روندے نہ ، نہیں ہم ہسدے   اُجڑے نہ ، نہیں ہم وسدے
پاپی نہ ، سُدھرمی ناں   پاپ پُن کی راہ نہ جاں

بُلھے شاہ ! جو ہر چِت لاگے
تُرک اور ہِندو دوجن تیاگے



پا پڑھیاں توں نسدا ہاں مَیں ، پا پڑھیاں توں نسدا ہاں !
عالم فاضل میرے بھائی ، پا پڑھیاں میری عقل گوائی
پا پڑھیاں توں نسدا ہاں مَیں ، پا پڑھیاں توں نسدا ہاں !



ہُن کِس تھیں آپ چھُپائیدا

ہُن کِس تھیں آپ چھُپائیدا

کِتے سُنّت فرض دسیندے ہو، کِتے مُلّاں بانگ بولیندے ہو
کِتے رام دُہائی دیندے ہو، کِتے متھے تلک لگائیدا

کِتے چور ہو، کِدھرے قاضی ہو، کِتے منبر تے بہ وعظی ہو
کِتے تیغ بہادر غازی ہو، آپے پر کٹک چڑھائیدا

تُسیں سبھنیں بھیسیں تھیندے ہو، مدھ آپلے، آپے پیندے ہو
مینُوں ہر جا تُسیں دسیندے ہو، آپے کو آپ مُکائیدا

جو ڈھونڈ تُساڈی کردا ہے، مویاں توں اگے مردا ہے
مویاں بھی تیتھوں ڈردا ہے، مت مویاں موڑ مُکائیدا

"میں" میری ہے یا تیری ہے، ایہ انت بھسم دی ڈھیری ہے
ایہ ڈھیری پیا نے گھیری ہے، ڈھیری نوں ناچ نچائیدا

بُلّھا! مَیں شوہ ول مائل ہاں، جھب کرو عنایت، سائل ہاں
ایہ سائل کیہ؟ مَیں گھائل ہاں، گھائل توں آپ چھُپائیدا؟

ہُن کس تھیں آپ چھپائیدا

مَیں بے قَید

مَیں بے قَید آں، مَیں بے قَید؛ نہ روگی نہ وَید
نہ مَیں مومن نہ مَیں کافِر، نہ سیّد نہ سَید
چَودِھیں طبقیں سَیر اساڈا، کِتے نہ ہوئیے قَید
خرابات میں جال اساڈی، نہ شوبھا نہ عَیب
بُلّھے شاہ دی ذات کیہ پُچھنَیں، نہ پَیدا نہ پَید



مُلّاں تے مشالچی دُوہناں اِکّو چِت
لوکاں کردے چانَنا، آپ انھیرے نِت



حاجی لوک مکّے نُوں جاندے، اساں جانا تخت ہزارے
جِت ول یار اُتے ول کعبہ، بھاویں پھول کِتاباں چارے



ہُن مَیں لکھیا سوہنا یار

جدوں اُحد اِک اِکلّا سی، نہ ظاہر کوئی تجلّا سی
نہ ربّ رسُول نہ اللہ سی، نہ سی جبّار تے نہ قہّار

بے چُون و بے چگُونہ سی، بے شبہ تے بے نمونہ سی
نہ کوئی رنگ نمُونہ سی، ہُن ہویا گُونا گون ہزار

پھیر "کُن" کیہا "فَیَکُون" کمایا، بے چُونی تو چُون بنایا
"اَحَد" دے وِچ "میم" رلایا، تاہیوں کیتا ایڈ پسار
ہُن میں لکھیا سوہنا یار، جِس دے حُسن دا گرم بزار

پیر پیغمبر اس دے بردے، اِنس ملائِک سجدے کردے
سر قدماں دے اُتّے دھردے، سب توں وَڈّی اوہ سرکار

تجوں مسیت تجوں بُت خانہ، برتی رہاں، نہ روزہ جاناں
بُھلّا وضُو، نماز دوگانہ، تَیں پر جان کراں نِثار

جو کوئی اُس نوں لکھیا چاہے، بے وسیلے نہ لکھیا جائے
شاہ عنایت بھیت بتائے، تاہیں کُھلّے سب اسرار

ہُن میں لکھیا سوہنا یار، جس دے حُسن دا گرم بزار



ہور نہیں سبھے گلڑیاں، "اللہ اللہ" دی گلّ
کُجھ رولا پایا عالماں، کُجھ کاغذاں پایا جھلّ



وارے جائیے اوہناں توں جیہڑے مارن گپ شڑپ
کوڈی لبھی دے دیون، تے بُغچہ گھاؤ گھپ !



اٹھوارہ

چھنچھرّ وار

چھنچھر وار، اتاولے دیکھ سَجَن دی سوہ
اساں مُڑ گھر بھیڑ نہ آؤنا جو ہونی ہو سو ہو

واہ چھنچھرّ وار وہیلے
دُکھ سجّن دے مَیں وَل پیلے
ڈھونڈاں اوجڑ، جنگل، بیلے
اُدھڑی رَین، کُوَلڑے ویلے
برہوں گھیریاں

گھڑی پلک تساڈیں تانگھاں
راتیں، سُنڑے شیر اولانگھاں
اُچّی پڑھ کے کُوکاں، چانگھاں
سینے اندر رڑکن سانگھاں
پیارے تیریاں

آیت وار

آیت وار سُنیت ہین جو جو قدم دھرے
اُہ بھی عاشق نہ ہو جو سر دیندا عذر کرے

آیت آیت وار بھایت
وِچّوں جائے ہجر دی ساعت
میرے دُکھ دی سُنی حکایت
آوے عنایت کرے ہدایت
تاں میں تاریاں

تیری یار بھی نہ یاری
تیرے پکڑ وچھوڑے ماری
عِشق تُساڈا قیامت ساری
تاں میں ہوئی آں ویدن بھاری
کر کجھ کاریاں

سوموار

سوموار سی وار ہے کیہا چل چل کرے پُکار
اگے لکھ کروڑ سہیلیاں میں کس دی پانی ہار

مَیں دُکھیاری دُکھ سوار رونا اکھیاں دا رُزگار
میری خبر نہ لیندا یار، ہُن میں جانا مردی وار
مویاں نُوں نہ ماردا

میری اوسے نال لڑائی جس نے مینوں برچھی لائی
سینے اندر بھاہ بھڑکائی کٹ کٹ کھائے برہوں قصائی
پچھّا یار دا

منگل وار

منگل میں گل پانی آہاں لباں تے اونہار
میں گھمن گھیریاں اُہ ویکھے کھلا کنار

منگل ببندِیوان دلاں دے
بُڈّھے شوہ دریاواں جاندے
کپرّ کرڑک دوپہریں کھاندے
دلوں غوطیاں دے مُونھ آندے

ماری یار دی

کنڈھے ویکھے کھلا تماشا
ساڈی مرگ اُہناں دا ہاسا
میرے دل وِچ آیو ساسا
ویکھاں دیسی کدوں دلاسا

نال پیار دے

بُدھوار

بُدھ سُدھ رہی محبوب دی سدھ آپنی نہ ہور
میں بلہاری اوس دے جو رکھیدا میری ڈور

بُدھ سُدھ آگیا بُدھوار
میری خبر نہ لے دلدار
سُکھ دُکھاں نُو گھتاں وار
دُکھاں آن ملایا یار!

پیارے ماریاں

پیارے چلن نہ دیساں چلیا
لے کے نال زُلف دے ولیا
میاں اُہ چلیا تاں میں چھلیا
تاں میں رکھا دل وِچ رلیا

لیساں واریاں

اٹھوارہ

جُمعرات

جُمعرات سُہاونی دُکھ درد نہ آہا پاپ
اوہ جامہ ساڈا پہن کے آئے تماشے آپ

اگوّں آ گئی جُمعرات
شرابوں گاگر مِلی برات
لگاّ، مست، پیالہ ہات
مَینُوں بُھلّی ذات صفات
دیوانی ہو رہی

ایسی زحمت لوک نہ پاوَن
مُلّاں گھول تعویذ پِلاوَن تویذ
پڑھن عزیمت، جِنّ بُلاوَن
سیّاں شاہ مدار کھڈاوَن
مَیں چُپ ہو رہی



جمعہ

روز جمعہ دے بخشیاں میں جیہاں لکھ ہزار
پھر اُہ کیونکر نہ بخشسی جھڑی پنج مقیم گزار

جمعے دی ہور و ہور بہار
ہُن میں جاتا صحیح ستار

بی بی باندی بیڑا پار
سر تے قدم دھریندا یار

چیت

چیت چمن میں کوئلاں نت کُوکُو کرن پُکار
مَیں سُن سُن جھُن گھُن جھُرمراں کب گھر آوے یار

ہُن کی کراں جو آیا چیت
بن تن پھول رہے سبھ کھیت
آپنا اُنت نہ دیندے بھیت
ساڈی ہار تساڈی جیت
ہُن میں ہاریاں

ہُن مَیں ماریا آپنا آپ
تُساڈا عشق اُساڈا کھاپ
تیرے دا سوکاناپ
بُلھّا! شوہ کی لایا پاپ
کاری ماریاں

بساکھ

بساکھی گا دن کٹھن ہے جے سنگ میت نہ ہو
میں کس کے آگے جا کھوں اک منڈی بھاو

نہ میں بھاوے سُکھ وساکھ
کچیاں پنیاں تے پکی داکھ
لاکھی ئے گھر آیا لاکھ
تاں میں بات نہ سکاں آکھ
کونتاں والیاں

کونتاں والیاں ڈاڈھا زور
ہُن میں ہوئی آں جھر جھر ہور
کنڈے پڑے کلیجے زور
بلّھا! شوہ بن کوئی نہ ہور
جن گھت گالیاں

جیٹھ

جیٹھ جیسے مو ہے اگن ہے جب سے بچھڑے میت
سُن سُن گھن گھن جھُر مروں لو تمری یہ پریت

لوواں دُھپّاں پیندیاں جیٹھ
مجلس بہندی باغاں ہیٹھ
تتّی ٹھنڈی وگے بیٹھ
دفتر کڈھ پرائے ویکھ
موہرا کھاندیاں

اَجّ کلھ سدّ ہوئی البتہ
ہُن میں آہ کلیجا تتّا
نہ گھر کونت نہ دانہ بھتّا
بُلّھا! شوہ ہوراں سنگ رتّا
سینے کانیاں

ھاڑ

ہاڑ ہڑت موہے جُھٹ بھے جو لگی پریم کی آگ
جس لاگے لِس جل بجُھے جو بھور جلاوے بھاگ

ہُن کی کراں جو آیا ھاڑ
تن وِچ عشق تپایا بھاڑ
تیرے عشق نے دِتّا ساڑ
رو واں اکھیاں کرن پکار
تیری ہاؤڑی

ہاڑے گھتّاں شامے اگّے
قاصد لے کے باقی وگّے
کالے گئے تے آئے بگّے
بُلّھا! شوہ بن ذرا نہ تگّے
شامی باہوڑی

ساوَن

ساون سوہے مینگھلا، گھٹ سوہے کرتار
"ٹھور ٹھور عنایت وِسّے" پپیہا کرے پُکار

سوہن ملھاراں سارے ساوَن
دُوتی دُکھ سگے اٹھ جاوَن
نینگر کھیڈن ، کُڑیاں گاوَن
مَیں گھر رنگ رنگیلے آوَن
آساں پُنّیاں

میریاں آساں ربّ پُچائیاں
سیّاں دین مُبارک آئیاں
میں تاں اُن سنگ اکھیاں لائیاں
شاہ عنایت رنگ لگائیاں
آساں پُنّیاں



بھادوں

بھادوں بھاوے تب سکھی جو پل پل ہوتے ملاپ
جو گھُٹ ویکھوں کھول کے گھٹ گھٹ دیوچ آپ

آہن بھادوں بھاگ جلایا
صاحب قُدرت سیتی پایا
ہر ہر دے وِچ آپ سمایا
شاہ عنایت آپ لکھایا
تاں میں لکھیا

آخر عُمر ہوئی تسلّا
پل پل منگن نَین تجلّا
جو کُجھ ہو سو کرسی اللہ
بُلھا! شَوہ بِن کُجھ نہ بھلّا
پریم رس چکھیا

اسُّوں

اسُّوں لِکھوں سندیسوا داپے مورا پی
لگن کیا تم کا ہے کو جو کلمل آیا جی

اسُّو اَساں تساڈی آس
ساڈی جِند تُساڈے پاس

جِگر مُڈّھ پریم دی لاس
دُکھاں ہڈ سکائے ماس
سُولاں ساڑیاں

سُولاں ساڑی رہی بیحال
مُٹّھی تدوں نہ گئیاں نال

الٹی پریم نگر دی چال
بُلّھا شَوہ دی کرساں بھال
پیارے ماڑیاں

کاتک

کہو کاتک کیسی جو بینوں کھٹن نہ بھوگ
سیس کُھپہ ہتھ جوڑ کے مانگوں بھیکھ سنجوگ

کتک گیا کتّن تُمّن
لگی چاٹ تاں ہوئیاں اُتّن

در در لگی دُھمّاں گھتّن
اوکھی گھاٹ پُہنچائے پتن
شامے واسطے

ہُن مَیں موئی بیدردا لوکا
کوئی دینو اُچّی چیڑھ ہوکا

میرا اُس سنگ نیہو پیرو کا
بُلّھا! شوہ بن جیوَن اوکھا
جاندا پاس تے

مگھر

مگھر میں گھر رہیاں سو دھکے سبھ اونچے نیچے دیکھ
پڑھ پنڈت پوتھی بھال رہے ہر ہر سے رہے الیکھ

مگھر میں گھر کدھر جاندا
راکش نیہو ہڈّاں نوں کھاندا
سڑ سڑ جی پیا کرلاندا
آوے لعل کسے دے آندا
باندی ہو رہاں

جو کوئی سانوں یار ملاوے
سوز الم تھیں سرد کراوے
چنتا توں بیٹھی سُتّی اُٹھاوے
بُلّھا! شوہ بن نیند نہ آوے
بھاویں سو رہاں

پِیُوہ

پِیُوہ ہُن پُوچھوں جا، تم نیارے رہو لیوں میت
کِس موہن من موہ لیا جو پتھر کریو چیت

پاپی پوہ پوّن کِت گئیاں
لدے ہوت تاں اُگھڑ گئیاں

ناں سنگ ماپلے سجن سیاں
پیارے عِشق جوانی گئیاں

دُکھاں رولیاں

کڑ کڑ کپّر کڑک ڈراوئے
مارُو تھل وِچ بیڑے پائے

جیوندی موئی نی میریئے مائیے
بُلّھا! شوہ کیوں نہ اجے آئے

ہنجوں ڈولھیاں

ماگھ

ماگھی نہاون سبھ سیاں جو تیرتھ کر سمیان
گج گج برسے میہگلا اِھدا کرت اسنان

ماگھ مہینے گئے اد لانگ
نویں محبت بہتی تانگھ
عشق مؤذن دِتّی بانگ
پڑھاں نماز پیاری تانگھ
دُعائیں کی کراں

اُگھاں پیارے ہیں وَل آ
تیرے مُکھ ویکھن دا چا
بھاویں ہُور تتی نُوں تا۔
بُلھا! شوہ نُوں آن ملا۔
تیری ہور ہاں

باراں ماہ

پھاگن

پھگّن پھُوے کھیت جیوُں بَن تَن پھُول سِنگار
ہر ڈالی پُھل پتّیاں ؛ گل پھُولن کے ہار

ہوری کھیلن سیّاں پھگّن
میرے نیَں جھلاریں وَگّن
اَوکھے جیون دے دِن تگّن
سینے بان پریم دے لگّن

ہوری ہو رہی

جو کجُھ روز ازل تھیں ہوئی
لِکھّی قَلَم نہ میٹے کوئی
دُکھّاں سُولاں دِتّی ڈھوئی
بُلّھا! شوہ نُوں آکھو کوئی

جِس نُوں رو رہی



گنڈھاں

کھو بُرتی گلّ کاج دی میں گنڈھاں کیتیاں پاواں
ساہے تے جنج آوسی ہُن چاہلی گنڈھ گھتاواں
بابل آکھیا آن کے تَیں ساہوریاں گھر جانا
ریت اوتھوں دی اَور ہَے مُڑ پیر نہ ایتھے پانا
گنڈھ پہلی نوں کھول کے میں بیٹھی برلاواں
اوڑک جاون جاوناں، ہُن مَیں داج رنگاواں
دیکھو طرف بزار دی، سب رستے لاگے
پلّے کُجھ نہ روکڑی سب مجھ سے بھاگے

کر بسم اللہ کھولیاں مَیں گنڈھاں چاہلی
جس اپنا آپ ونجا لیا سو سُرجن والی
جنج سوہنی میں بھاوندی لٹکیندا آوے
جس نوں عشق ہے لال دا سو لال ہو جاوے
عقل فکر سب چھوڑ کے شوہ نال سدھاوے
کنتوں بن، گلّ غیر دی اساں یاد نہ کائے
ہُن انّا للہ آکھ کے تُم کرو نگاہیں
اللہ ہی سب ہو گیا، عبداللہ ناہیں


ضیاء
القرآن
پبلیکشنز

